ھذا الشیٔ الذی تذھب الاحقاد، یعنی مصیبتوں کے وقت آپس کی دشمنی اور کینہ جاتے رہتے ہیں، پس اگر شیعہ سنیوں کے آپس کے کینے اور عداوتیں نہیں گئیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی مصیبت مصیبت ہی نہیں ہے، اور مولانا حالی کے بقول یہ ایک ایسا مرض ہے جس کا علاج بقراط و جالینوس کے پاس بھی نہیں تھا۔ اور جو قوم ایک ایسے لا علاج مرض کا شکار ہو اُس کے مستقبل کے متعلق پیش گوئی کرنا چنداں مشکل نہیں۔

تاریخ کو جھٹلانا ممکن نہیں ہے ہمیں معلوم ہے کہ عصورِ ماضیہ میں شیعہ اور سنیوں کے باہمی اختلافات نے کیا کچھ حشر سامانی نہیں کی ہے۔ لیکن آج دنیا کا نقشہ بدل گیا ہے، اور سائنس اور ٹکنالوجی کی غیر معمولی ترقی اور عہد گذشتہ کے تجربات نے لوگوں کو زندگی کے مسائل کے متعلق معروضی نقطۂ نظر سے سوچنے اور غور کرنے کا سلیقہ سکھا دیا ہے اور قومیں جو تنازع للبقا کے میدان میں باہم دست و گریباں تھیں اب وہ اپنے صدیوں کے دامانِ صد چاک پر "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے اصول کے سوزن سے بخیہ کاری کر رہی ہیں، چنانچہ مسلمان اور عیسائی جن کے سینے حروب صلیبیہ نے چھلنی کر دئیے تھے اب ایک دوسرے سے قریب آ رہے ہیں۔ کل کون کہہ سکتا تھا کہ شاہ فیصل اور انور سادات امریکہ سے دوستی کا مصافحہ کریں گے ملک الحرمین الشریفین روس کی طرف خیر سگالی کا ہاتھ بڑھائیں گے عرب اور اسرائیل مصالحت کی میز پر اک ساتھ بیٹھ کر گفتگو کریں گے، امریکہ روس اور چین آپس میں مل جُل کر بیٹھیں گے، اور بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان تینوں ماضی قریب کی سخت ترین تلخ یادوں کو بھلا کر پھر ایک دوسرے سے گلے ملیں گے، یہاں تک شیعہ سنی تعلقات کا تعلق ہے، ہندوستان میں یہ جتنے خراب ہیں، دنیا میں کہیں اتنے خراب نہیں، ایران ایک شیعہ ریاست ہے مگر وہاں پتہ ہی نہیں چلتا کون سنی ہے اور کون شیعہ! شاہ فیصل نے ابھی پچھلے دنوں شاہ ایران کی میزبانی بڑی گرم جوشی اور اخلاص

وحمیت سے کی ہے اور اب حجازِ مقدس میں ایرانی حجاج وزائرین کی تعداد برابر بڑھتی جارہی ہے غرض کہ دنیا کا رُخ یہ ہے اور زمانہ کی یہ فضلہ ہے صد حیف! اگر ہندوستان میں ان بین الاقوامی حالات کا اب بھی کوئی اثر نظر نہ آئے۔

لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے لکھنؤ کا یہ فساد ایک خاص قسم کا تھا۔ یہ مذہبی سے زیادہ سیاسی تھا اور اس میں وہ لوگ شریک تھے جن کا فریقین میں سے کسی سے تعلق نہیں تھا۔ پھر جانی اور مالی نقصانات میں بھی کوئی توازن نہیں ہے، اس بنا پر حکومت نے بہت اچھا کیا کہ فوراً ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کردی ہے، اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیئے، پھر ہم دیکھیں گے کہ حکومت مجرموں کو ان کے کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے کیا اور کیسا اقدام کرتی ہے۔

ایک درخواست

عارف باللہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی قدس سرہ مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند کی سیرت وسوانح پر رفیق ندوۃ المصنفین دہلی مولانا محمد ظفیر الدین صاحب (مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند) نے خدا کا نام لیکر کام شروع کردیا ہے۔ ان کا ایک مقالہ برہان دہلی میں آرہا ہے۔ اس سلسلہ میں ناظرین سے درخواست ہے کہ جن حضرات کے پاس حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کے خطوط یا کوئی قلمی تحریر ہو یا کچھ ضروری حالات معلوم ہوں۔ وہ براہِ کرم مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (یوپی) کے نام خطوط وغیرہ کی نقلیں یا اصل خطوط و تحریر روانہ فرمائیں اور حالاتِ زندگی قلم بند کرکے بھیجیں۔ ایسے حضرات کے ندوۃ المصنفین دہلی اور اس کے منتظمین شکر گزار ہوں گے۔ (منیجر)